نماز جمعہ کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1136

تاریخ اجراء: 09 ربیع الاول 1444 ھ/06 اکتوبر 2022 ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہمارے یہاں جمعے والے دن پہلی اذان ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے زوال کے وقت میں دی جاتی ہے اور زوال کے وقت میں ہی ہم جمعہ کی سنتیں ادا کرتے ہیں، اور پھر جب زوال کا وقت ختم ہوتا ہے تو جمعے کی دوسری اذان ہوتی ہے اور پھر خطبہ ہوتا ہے اور جمعے کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ وہاں موجود ایک شخص کہتا ہے کہ حنفیوں کے نزدیک بھی جمعے والے دن جمعے کا وقت ظہر کا وقت شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے اس لیے جمعے والے دن ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دے سکتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔ کیا یہ بات درست ہے؟ جمعے کے دن زوال کے وقت سنتیں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب سے پہلے یہ ذہن نشین کرلیں کہ سورج جب خط استواء سے مغرب کی طرف زائل ہوتا ہے تو ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عوام جس کو زوال کا وقت کہتے ہیں وہ اصل میں ضحوہ کبری کا وقت ہوتا ہے، جو کہ مکروہ وقت ہے، اس میں سوائے نماز جنازہ کے کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اس تمہید کے بعد اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ احناف کے نزدیک جمعہ کا وقت ظہر کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں پہلی اذان زوال یعنی ضحوہ کبری کے وقت میں ہوتی تھی، اس نے غلط کہا ہے، کیونکہ صحابہ کرام، تابعین، احناف اور جمہور علمائے امت کے نزدیک ظہر کا وقت ہی جمعہ کا وقت ہے لہذا زوال یعنی ضحوہ کبری کا وقت ختم ہونے پر جمعہ کا وقت شروع ہوتا ہے، اس لیے ضحوہ کبری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جمعہ کی پہلی اذان دینا درست نہیں ہے، اگر زوال یعنی ضحوہ کبری کا وقت ختم ہونے سے پہلے جمعہ کی اذان دی تو یہ اذان معتبر نہیں ہوگی، ایسی صورت میں زوال کا وقت ختم ہونے کے بعد جمعہ کی اذان کا اعادہ

ضروری ہوگا۔ نیز عام دنوں کی طرح جمعہ کے دن بھی زوال کے وقت میں کسی بھی قسم کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لیے جمعہ کے دن بھی زوال کا وقت ختم ہونے کے بعد ہی جمعہ کی سنتیں ادا کی جائیں، اگر کبھی زوال کے وقت میں سنتیں ادا کی ہیں تو اس سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

اور جن روایات میں زوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے خطبہ اور نماز جمعہ وغیرہ کا ذکر ہے ان کو محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور صحیح احادیث کے مقابل ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہے، جیسا کہ بنایہ شرح ھدایہ اور دوسری کتب فقہ میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔

بنایہ شرح ھدایہ میں احادیث کی روشنی میں جمعہ کا وقت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اتفق أصحابنا أن وقتها وقت الظهر، وهو قول جمهور الصحابة والتابعين، وبه قال الشافعي، : لقوله عَلَيْهِ السَّلَامُ إذا مالت الشمس فصل بالناس الجمعة»: واحتجوا في ذلک بحديث أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أن رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس» رواه البخاري، «وعن سلمة بن الأكوع قال: كنا نجمع مع رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا زالت الشمس ثم نرجع نتتبع الفيء» متفق عليه. “ترجمہ: اور ہمارے احناف کے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ظہر کا وقت ہی جمعہ کا وقت ہے، اور یہی جمہو رصحابہ تابعین کا قول ہے اور امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”جب سورج ڈھل جائے تو جمعہ کی نماز ادا کرو“ اور فقہاء اس معاملے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا، اسے بخاری نے روایت کیا ۔اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرتے جب سورج ڈھل جاتا اور پھر ہم زوال کے بعد لوٹتے۔

مزید اسی میں ہے: ”وقد قال الشافعي: وقد صلى النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأبو بكر وعثمان والأئمة بعدهم كل جمعة بعد الزوال “ترجمہ: امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عثمان اور ان کے بعد کے تمام خلفاء زوال کے بعد ہی جمعہ ادا کرتے تھے“ (بنایہ، جلد3، صفحہ52، مطبوعہ: بیروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم